



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں کئی غیر مسلم خاندان ہیں۔ کیا میرے ان سے پردہ کرنا بھی واجب ہے؟ کیا وہ میرے نماز والے کپڑے دھو سکتی ہیں؟ کیا میرے لئے جائز ہے کہ ان کے دین کے عیوب نقائص بیان کروں اور ان کے سامنے واضح کروں کہ ان کے دین اور ہمارے دین خفیت میں کیا نمایاں فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علماء کے صحیح قول کے مطابق ان سے پردہ کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ وہ دیگر تمام عورتوں کی طرح ہیں اور ان کے کپڑوں اور برتنوں کے دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ضرور واجب ہے کہ اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو ان سے معاہدہ ختم کر دیا جائے کیونکہ اس جزیرۃ العرب میں صرف اسلام ہی باقی رہ سکتا ہے اور اس ملک میں صرف مسلمانوں ہی کو بلانا چاہئے خواہ وہ عمال ہوں یا خادوم، خواہ مرد ہوں یا عورتیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ مشرکوں کو اس جزیرہ سے نکال دیا جائے اور اس میں دو دین نہ ہوں کیوں کہ یہ اسلام کا مرکز اور مطلع آفتاب رسالت ہے لہذا اس میں دین حق یعنی اسلام کے سوا اور کوئی دین باقی نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق کی اتباع اور اس پر استقامت کی توفیق بخشے اور غیر مسلموں کو دیگر تمام ادیان ترک کر کے دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کو چاہئے کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں، ان کے سامنے اسلام کے محاسن کو بیان کریں، ان کے دین میں جو نقص اور حق کی مخالفت ہے اسے واضح کریں اور بتائیں کہ اسلامی شریعت سابقہ تمام شریعتوں کی ناسخ ہے اور اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو مبعوث فرمایا اور تمام کتابوں کو نازل فرمایا،

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنَّا دَعَيْنَا عِدَّةَ الْأَسْلَافِ ۚ ۱۹ ... سورة آل عمران

”وہ تین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔“

نیز فرمایا :

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ ۸۵ ... سورة آل عمران

”اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا، وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

لیکن یاد رہے آپ اسلام کے بارے میں جو بات بھی کریں، علم و بصیرت کی بنیاد پر کریں کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے بارے میں بات کرنا منکر عظیم ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ زِنَىٰ الْمُفْرَسَاتِ ۚ وَالَّذِينَ يَفْقَهُوا فَلْيَنْكَحُوا ۚ وَإِنَّمَا تَبْذُرُونَ ۚ وَإِنَّمَا تَحْتَرِكُونَ ۚ وَإِنَّمَا تَحْتَرِكُونَ ۚ وَإِنَّمَا تَحْتَرِكُونَ ۚ ۲۳ ... سورة الاحراف

”اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو (چاہے) ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اور اس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سزا نازل نہیں کی اور اس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہ جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنے کو دیگر تمام مراتب سے بڑا مرتبہ اور بڑی بات قرار دیا گیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی حرمت زیادہ اور اس کے نتیجے میں مرتب ہونے والے خطرات بہت سنگین ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

قُلْ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ ۱۰۸ ... سورة طہ

”اے پیغمبر! کہہ دیجئے میرا ارادہ تو یہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (ازروئے یقین و برہان) سمجھ لو مجھ کو میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنا ان امور میں سے ہے، جن کا شیطان حکم دیتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُونُوا فِي الْوَارِثَةِ عَلَاقِيَةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ نَحْمُهُ يَمْشِي ۚ ۱۶۸ إِنَّمَا يَنْزُكُم بِالنَّسَبِ وَالْفِطْرِ ۚ وَإِنْ تَحِبُّوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۚ ۱۶۹ ... سورة البقرة

”لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کا کہتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں۔“

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت، نیت کی درستی اور علم کی توفیق عطا فرمائے۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات و فتاویٰ

ص 378

محدث فتویٰ

